۷۸۶
۹۲

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں
انصاریوں کا مقام

مرتبہ

خلیفۂ مفتی اعظم ہند الحاج
قاری محمد امانت رسول صاحب انصاری رضوی
سربراہ اعلیٰ جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام
ہدایت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی)

ناشر

مکتبہ المصطفےٰ، قادری مسجد، گلی منیہاران، بریلی شریف

٧٨٦
٩٢

بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

یہ مبارک رسالہ جس کا مطالعہ ہدایت قبالہ جس میں ایک غلط
پروپیگنڈہ کا ازالہ بد دینیوں کی مکاریوں کو اجاگر کرنے والا
سنی انصاری مسلمانوں کے مقام کو بتانے والا

مسمیٰ بنام

اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں
انصاریوں کا مقام

مرتبہ
خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند الحاج
قاری محمد امانت رسول صاحب انصاری رضوی
سربراہ اعلیٰ جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام
ہدایت نگر، پیلی بھیت شریف یوپی

ناشر
مکتبہ المصطفیٰ، قادری مسجد، گلی منیہاران، بریلی شریف

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب — اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام
نام مصنف — قاری محمد امانت رسول رضوی انصاری
کمپیوٹر کمپوزنگ — نوری کمپیوٹرس، سیلانی روڈ، بریلی Ph.458279
سنِ اشاعت — ۲۰۰۱ء (تیسری بار)
ناشر — مکتبہ المصطفٰے، قادری مسجد، گلی منیہاران، بریلی شریف
قیمت — ۱۲ روپئے
تعداد — ایک ہزار

ملنے کا پتہ

نوری کتاب گھر — اعلیٰ حضرت روڈ، سوداگران، بریلی شریف
مکتبہ المصطفٰے — قادری مسجد گلی منیہاران، بریلی شریف
مکتبہ اشرفیہ — دیپا سرائے سنبھل ضلع مرادآباد، یوپی
نوری بک ڈپو — بہیڑی، ضلع بریلی شریف
فاروقیہ بک ڈپو — مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶
مکتبہ جام نور — مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

شرف انتساب

نہایت خلوص وصد ہزار عقیدت کے ساتھ

میں اپنی اس تحریر کو

امام المحدثین سلطان المحققین کنز الکرامۃ جبل الاستقامۃ شیخ الاساتذہ عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ علامہ اوحد محدث ارشد فقیہ امجد حضرت علامہ مولانا مولوی حکیم مفتی الحاج الشاہ محمد وصی احمد علیہ رضوان الصمد محدث سورتی حنفی انصاری ثم پیلی بھیتی کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں جن کو صحابیٔ رسول حضرت سیدنا سہیل بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور جن کی شمع علم ودانش نے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیائے سنیت کو درخشندہ وتابندہ بنا دیا۔ مولیٰ تعالیٰ جل وعلا سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کے صدقہ میں حضرت کی قبر اطہر پر اپنی بے پایاں رحمتوں کی بارش فرمائے۔ آمین

❋❋❋

رسالہ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام

اور حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام

جب یہ رسالہ پہلی بار منجانب نوری رضوی انجمن پیلی بھیت ۱۳۹۹ھ میں شائع ہوا تو مرشدِ برحق قطب عالم پندرہویں صدی کے مجدد شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی نے پیش کیا تو حضور مفتی اعظم ہند رسالہ ہٰذا ''اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام'' نام ہی پڑھ کر بہت مسرور ہوئے اور کئی صفحات کو اسی وقت پڑھا پھر فرمایا ماشاء اللہ تعالیٰ قاری صاحب آپ نے یہ رسالہ بہت خوب لکھا ہے۔ انداز تحریر بہت اچھا ہے، رسالہ کا نام بھی بہت بہتر رکھا ہے قاری صاحب اس رسالے کو خوب چھپوا کر خوب عام کیا جائے فقیر دعا کرتا ہے مولائے کریم جل وعلا آپ کی محنت کو قبول فرمائے اور اس رسالے سے لوگوں کو ہدایت بخشے اور اسکو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور آپ کو خوب علم وعرفان، علم نافع عمل صالح عطا فرمائے۔

❀❀❀

تقریظ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند فاضل مصر علامہ مولانا مولوی

مفتی شاہ محمد اختر رضا خاں صاحب

ازہری میاں بریلوی

۷۸۶/ فقیر غفرلہ القدیر نے یہ رسالہ نافعہ عزیز مکرم الحاج قاری محمد امانت رسول قادری رضوی خلیفہ مفتی اعظم ہند کا کچھ خود دیکھا اکثر ان کی زبانی سنا۔ رسالہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے متعلق ایک غلط افواہ کا خوب رد کیا گیا ہے۔

مولائے کریم عزیز گرامی کو بہتر جزا اور علم و عمل و عمر و دولت میں برکت دے۔ آمین بجاہ سیدنا محمد النبی الامی وآلہ وصحبہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہٗ

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ دوشنبہ مبارکہ

تاثرات

شہزادۂ صدر الشریعہ محدث کبیر علامہ شاہ ضیاء المصطفٰے صاحب

انصاری شیخ الحدیث سنی عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

۷۸۶/۹۲ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی شخصیت نشان حق اور آپ کا دامان کرم ظل ہدایت ہے۔ اس لئے وہابیہ اعلیٰ حضرت کی عظمت لوگوں کے دلوں سے کم کرنے کی سعی پیہم میں مصروف ہیں۔ کیونکہ جس کو آپ کی ذات بابرکات پر اعتماد ہوگا اس کو شکار کرنا آسان نہ ہوگا۔ لہذا یہ بدطینت گروہ کسی افترا سے باز نہیں آتا۔ کبھی اعلیٰ حضرت کی طرف سجود غیر اللہ اور اللہ و رسول کی برابری کا عقیدہ واہیہ منسوب کرتا ہے تو کبھی انگریزوں کا ایجنٹی وتفریق بین المسلمین کی تہمتیں لگاتا ہے۔ پھر کبھی مسلمانوں پسماندہ طبقوں کی تذلیل کا الزام تراشتا ہے کہ کسی طرح لوگ آپ کی طرف سے برگشتہ یا کبیدہ خاطر ہوں اور بدعقیدگی کی تخم ریزی کے لئے زمین ہموار ہو۔ یا کم از کم ان بدمذہبوں کے کالے

کرتوت پر کچھ پردہ پڑا رہے اور ذہن دوسری گرہوں میں الجھا رہے۔ واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون

محبّ گرامی قدر خلیفہ مفتی اعظمِ عصر قاری محمد امانت رسول صاحب زید شرفہم کا رسالہ پسند آیا۔ انداز موثر پایا۔ اور بقدر ضرورت استدلالی و تاریخی شہادت سے مزین بھی۔ خداوند کریم قاری صاحب کی اس کوشش کو سعی مشکور بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین بجرمۃ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم

ضیاء المصطفٰے قادری عفی عنہ

۵/صفر المظفر ۱۴۰۰ھ

استاذ العلماء بحر العلوم حضرت علامہ مفتی شاہ

محمد احمد جہانگیر خاں صاحب شیخ الحدیث و مفتی راجستھان

۷۸۶/فقیر بے توقیر محمد احمد عرف جہانگیر غفرلہ الغفار القدیر بجاہ البشیر صلی اللہ علیہ وسلم کما ھو جدیر نے برادر دینی و یقینی جناب الحاج قاری محمد امانت رسول جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہٖ امانۃً للرسول کی یہ تحریر پرتنویر من اولہٖ الیٰ آخرہٖ زیارت کی۔ عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ربنا المسؤل سے وہابیوں دیو کی بندیوں کا بہتان مجہول دور

کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ ہمارے سنی بھائیوں کو اس کے انوار اندھرے سے اجالے میں لائیں اور ان کی غلط فہمیاں دور ہوں اور وہابیوں کی افترا پردازیاں کافور ہوں۔

محمد احمد جہانگیر غفرلہٗ والآبائہٖ
سابق مفتی مرکز اہل سنت بریلی شریف
۱۸/شعبان المفضل

مفتی نانپارہ بلبل ہند حضرت علامہ الحاج شاہ مفتی محمد رجب علی صاحب مہتمم عزیز العلوم نانپارہ

۸۶/۷/احقر نے اس مضمون کو پڑھا۔ بہت خوب پایا۔ مولیٰ تعالیٰ محترم گرامی اخلاص حاجی قاری امانت رسول صاحب دامت محاسنہم خلیفہ ومفتی اعظم عالم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بفضلہٖ تعالیٰ موصوف احقاقِ حق پر ماجور ہوں فقیر کی دلی دعا ہے۔ واللہ الہادی وھو اعلم بالحق والصواب

کتبہ الاحقر محمد رجب علی القادری
واردحال حامد منزل، محلّہ جسولی بریلی شریف

سلسلۂ ابوالعلائیہ جہانگیریہ چشتیہ کے پیر طریقت حضرت علامہ صوفی غلام آسی شاہ صاحب ملک رامپوری ورئیس القلم مناظر اعظم ہند حضرت علامہ ارشد القادری صاحب بانی جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ذاکر نگر، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، فقہ کی کتابوں میں جس کا ماخذ قرآن وحدیث ہے بڑی صراحت کے ساتھ نہایت تفصیل سے کفو کے مسائل ائمۂ مجتہدین نے ذکر فرمائے ہیں۔ جن پر ہر دور میں علمائے ربانیین کا عمل درآمد رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک عمل جاری رہے گا شعوب اور قبائل کی تقسیم انسانوں کے درمیان محض آپس میں تعارف کے لئے ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لتعارفوا اس پر نص قطعی ہے۔ یہ تقسیم ہرگز وجہ شرافت نہیں اور جس سے انسانوں کو آپس میں ایک دوسرے پر شرافت ہے وہ تقویٰ ہے۔ اس دنیاوی اعتبار سے اور عرف کے لحاظ سے جو آپس میں چھوٹائی بڑائی کا لحاظ رکھا گیا ہے شریعتِ مطہرہ نے بھی اس کو باقی رکھا ہے اور یہیں سے مسئلہ کفو بھی ظاہر ہوتا ہے نہ کہ آپس میں ایک دوسرے کو نسباً ذلیل وخوار جاننے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں کہیں بھی اس مسئلہ میں قلم اٹھایا ہے وہ قرآن وحدیث اور ائمۂ مجتہدین کی ترجمانی فرمائی ہے اور نسباً ایک دوسرے کو ذلیل وخوار گردانے

کی ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ ان کے رسالہ اراءۃ الادب لفاضل النسب کے مطالعہ سے ظاہر وباہر ہے ہاں دیو بندی، وہابی، مولویوں نے اپنے رسالوں میں ضرور برادری کے اعتبار سے برادری کی توہین کی ہے اور برادری کا مذاق اڑایا ہے یقین نہ ہو تو دیکھ لو ان کی تصنیفات، پھر اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ پر اس قسم کا الزام اور بہتان نہیں تو اور کیا ہے۔ ستّر چوہے کھا کر بلّی حج کو چلی، اپنے گھر کی خبر نہیں، پہلے اپنے گھر کی خبر لو پھر عقل اور دیانت ہو تو توبہ کر کے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ تصنیفات کی طرف نظر اٹھاؤ۔ جملہ مسلمانانِ اہلِ سنّت خصوصاً انصاری بھائیوں کو دیوبندیوں کی اس شرارت سے ہشیار رہنا چاہیئے۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا خلیفہ امجد اور تلمیذ ارشد ان کی بارگاہ کا معظم اور مکرم خلیفہ انصاری ہی تو ہے ان کی بارگاہ کے امام کا نام حضرت صدر الشریعہ علاّمہ شاہ ابو العلا مولوی امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت نور اللہ مرقدہٗ انصاری ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں کس قدر مقتدر اور معظم شخصیت رکھتے ہیں اب تو انصاری بھائیوں کو اعلیٰ حضرت قبلہ کے دیانت دارانہ مقام سے واقف ہو کر مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں یہ ہے "انصاریوں کا مقام" اب دیوبندیوں کا الزام الٹے انہیں کے سر تھوپ کر دیوبندیوں سے متنفر ہو جانا چاہیئے۔ قطب عالم حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کے خلیفہ ان کی بارگاہ کے مقرب حسان الہند حاجی قاری محمد امانت رسول صاحب انصاری پیلی بھیتی نے جو یہ

رسالہ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام مرتب فرمایا ہے وہ اسی مفہوم کا ترجمان ہے قاری صاحب موصوف کو انصاری ہونے کے باوجود شیخ الاولیاء خواجۂ زمانہ حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ مدظلہٗ کی بارگاہ میں جو مقام حاصل ہے وہ اہلِ دل اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ بڑے بڑے پیران طریقت علماء اور مفتیوں کی موجودگی میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت نماز پڑھانے کے لئے قاری امانت رسول انصاری ہی کو مصلّے پر بڑھاتے تھے اور صرف انیس سال کی عمر میں سارے سلاسل مشاغل کی اجازت خلافت شہزادۂ اعلیٰ حضرت نے اس نوعمر انصاری کو عطا فرما کر بیعت کرنے کے لائق بھی بنا دیا

خدائے قدیر جل مجدہ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور مسلمانانِ اہلِ سنّت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری برادری کو جملہ مسلمانوں کو بدمذہبوں کے شر سے بچائے اور مرتب کو جزائے خیر مرحمت فرمائے آمین یا ربّ العالمین بجاہ حبیبک سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہٖ و صحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

صوفی فیض العارفین غلام آسی پیا حسنی

پوسٹ ملک ضلع رامپور ۱۴؍ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ،

مطابق ۷؍ ۱۰ اکتوبر بروز یکشنبہ

ارشد القادری

بانی و امیر جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء ذاکر نگر، نئی دہلی

استاذ العلماء بحر العلوم حضرت علامہ

مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی

شیخ الحدیث شمس العلوم گھوسی ضلع مئو

۷۸۶

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب رضوی کی مختصر تحریر موسوم بنام ''اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام'' نظر سے گذری۔ مولا تعالیٰ زید مجدھم کو دارین میں بہتر جزا عطا فرمائے کہ انھوں نے محنت کر کے خود اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تحریروں سے ایسا مواد فراہم کیا جس سے ان کے خلاف کئے جانے والے ایک مکروہ پروپیگنڈے کا اچھی طرح سد باب ہوگا۔ ان شاء اللہ

فقط

عبدالمنان اعظمی

اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ

۱۲/ذوالقعد ۹۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلے علیہ وسلما علی زویہ و الہ ابداً لدھو رو کرما۔ الحمد اللہ رب العلمین و الصّلوٰۃ و السّلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین و جمیع الرسل و جمیع النبیین و علی آلِ سیّدنا و مولانا محمد طٰہٰ یٰسین و اصحابہ الطاھرین و ازواجہ الطاھرات امھات المومنین۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین ؕ

پیارے سنی انصاری بھائیوں! راقم الحروف غلام رضائے آلِ رسول ضیاء الرضا محمد امانت رسول ابن شمس الفیوض الحاج محمد ہدایت رسول صاحب انصاری سنّی حنفی قادری برکاتی رضوی مجدّدی (۱۳۲۷ھ) مصطفوی غفرلہ القوی پیلی بھیتی۔ آپ کا خادم آپ کی برادری کا بھائی آپ کا عزیز آپ سے مخاطب ہے چند باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہے جس کو پڑھ کر انشاء المولیٰ الکریم وہ غلط فہمیاں جو بد مذہبوں نے پھیلا رکھی ہیں ذہن سے دور ہو جائیں گی۔

چودہویں صدی کے مجدد شریعت مطہرہ کے ناصر و مؤید امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت حافظ قاری مفتی ابو محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قدس سرّہٗ القدسی کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ الحاج

الشاہ اعلیٰحضرت کا آفتاب علم نصف النہار کی طرح روشن ہونے لگا تو بدمذہبوں نے چاہا کہ اس پر خاک ڈالیں جب اس پر خاک ڈالنا چاہی تو وہ خاکِ ناپاک خود ان کے منہ پر آگری۔ ارے بھائی اگر کوئی شخص چاند پر تھوکنا چاہے تو تھوک سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ تھوک خود تھوکنے والے کے منہ پر آگرے گا۔ جب دیوبندی، وہابی وغیرہ بدمذہبوں نے یہ دیکھا کہ ہم کسی صورت سے کامیاب نہیں ہو رہے ہیں تو انہوں نے طرح طرح کی چالیں چلیں۔ مختلف روپ اختیار کئے، نئے نئے حربے استعمال کئے، مولویوں کے لباس پہن کر نکل پڑے۔ اور پیارے سنّی انصاری مسلمانوں سادہ لوحوں کو بہکانے کی کوشش کرنے لگے، شہر شہر گاؤں گاؤں پیارے سنّی انصاری بھائیوں میں جاجا کر یہ غلط افواہیں اڑائیں کہ اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے انصاری کے پیچھے نماز نہیں ہوگی، انصاری کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے، انصاری امامت کے قابل نہیں۔

ان غلط افواہوں، ناپاک بے بنیاد پروپیگنڈوں کو اڑا کر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو بدنام کرنے میں کوئی کمی نہیں اٹھا رکھی، فقیر صرف اسی مسئلہ پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔

حضور پرنور ماحیٔ فسق و فجور امام اہلسنّت مجدد اعظم دین و ملّت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا مفتی الحاج الشاہ امام محمد احمد رضا خاں علیہ

رضوان الرحمٰن فاضل بریلوی نے ہمیشہ حق فرمایا، حق کہا، حق پر عمل کیا اور حق پر عمل کرنے کا درس دیا۔ اعلیٰ حضرت جو حکم صادر فرماتے یا جو فتویٰ تحریر فرماتے پہلے اس پر خود بھی عمل کرتے۔ حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ کے جل وعلا کے حبیب و محبوب دانائے غیوب حضور پرنور شافع یوم النشور سیّد عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وشرف وکرم فرماتے ہیں۔ العلماء ورثة الانبیاء یعنی علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ در اللہ المکنون عالم ما کان و ما یکون نبی کریم رؤف ورحیم رسول اکرم محبوب رب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وشرف وکرم فرماتے ہیں۔

"علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کے مظہر ہیں خدا کی قسم اعلیٰ حضرت کی ذات بابرکات ان احادیثِ کریمہ کی مصداق تھی۔

بارگاہ اعلیٰ حضرت اور خلفائے شاہ جی میاں

ایک واقعہ یاد آیا وہ عرض کرتا ہوں میرے استاذ مکرم و محترم فخر خاندان شیریہ نبیرۂ حضور شاہ جی میاں حضرت مولانا مولوی حافظ قاری الحاج غلام محی الدین خاں صاحب خطیب شیری مدظلہ العالی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ ایک

مرتبہ میرے والد محترم یعنی قطب پیلی بھیت حضور شاہ جی میاں محمد شیر خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے بھانجے حضرت مولانا صوفی الحاج شاہجی غلام جیلانی خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان نے گوارلیار کا قصد فرمایا اس سفر میں حضور شاہ جی میاں کے خلیفۂ ارشد حضرت مولوی الحاج شاہ محمد بشیر میاں صاحب اور خلیفۂ شاہ جی میاں حضرت شاہ حافظ انور علی صاحب پیغمبر پوری اور حضرت مولوی عبد البصیر میاں اللہ ھو والے میاں پشاوری ثم پیلی بھیتی اور حضرت الحاج ننھے میاں صاحب علیھم الرحمۃ والرضوان بھی اور فقیر غلام محی الدین بھی اس سفر میں تھے اگرچہ فقیر کی عمر اس وقت ۱۲/ سال کی ہوگی۔ بریلی شریف ہوتے ہوئے سفر طے کرنا تھا سب کی یہ رائے ہوئی کہ اعلیٰ حضرت سرکار کی زیارت وملاقات کرتے ہوئے آگے کا سفر کیا جائے۔ جب بریلی شریف پہنچے تو نواب ضمیر احمد صاحب کے دولت کدہ پر قیام ہوا نواب صاحب کے مکان سے محلّہ سوداگران اعلیٰ حضرت کی زیارت وملاقات کے لئے سب حضرات چلے۔ اعلیٰ حضرت کے در دولت پر پہونچے۔ اعلیٰ حضرت کی دست بوسی کی اور پھاٹک والے مکان میں سب حضرات تشریف فرما ہوئے کہ دیکھا اعلیٰ حضرت کچھ مصروف ہیں۔ چولہے پر دیگ چڑھی ہے اور آگ روشن ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرت کے در دولت پر چائے بن رہی ہے۔

قاری صاحب فرماتے ہیں محرم شریف کا مہینہ تھا اور سخت جاڑے کا موسم تھا میرے والد ماجد حضرت غلام جیلانی خاں صاحب نے اعلیٰ حضرت سے دریافت فرمایا کہ حضور یہ کیا ہو رہا ہے تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا منافقین فقیر کے پیچھے پڑ گئے ہیں فقیر کے خلاف مخالفوں نے یہ غلط افواہ اڑائی ہے کہ محرم الحرام کے شربت کی چائے بنانا ناجائز وحرام ہے اور پروپیگنڈہ یہ کیا ہے کہ احمد رضا نے یہ حکم دیا تھا........ حالانکہ یہ سب غلط پروپیگنڈہ وافواہ باطل ہے۔ نہ فقیر کا فتویٰ نہ فقیر نے کہا کہ اگر محرم الحرام کے شربت پر فاتحہ کے بعد اس کی چائے بنالی جائے تو جائز ہے اور کوئی قباحت نہیں لیکن فقیر کا یہ دستور ہے کہ جو فتویٰ ہو اس پر عمل بھی ہو، فقیر یہ عمل کرکے دکھا رہا ہے کہ پہلے شربت بنا کر فاتحہ پڑھی اور اب اسی شربت کی چائے بنائی جارہی ہے اور منافقوں کا یوں بھی رد کیا جارہا ہے۔ اس واقعہ سے یہ پتہ چلا کہ جب کوئی غلط بات اعلیٰ حضرت پر چسپاں کی گئی تو اعلیٰ حضرت نے اس کا جواب ہر طریقہ سے دیا، حق کی وضاحت فرمائی اور باطل کی مذمت کی۔ یہ واقعہ اس لئے پیش کیا کہ فقیر ابتداء میں یہ عرض کر چکا اعلیٰ حضرت جو فرماتے تھے یا جو فتویٰ ہوتا تھا اس پر خود بھی عمل کرکے دکھا دیتے تھے۔ الحاصل دیوبندی، وہابی، وغیرہ بد مذہب جب اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے یہ چال چلی کہ گاؤں گاؤں، شہر شہر

پیارے سنّی انصاری بھائیوں میں جا جا کر یہ وبا پھیلائی کہ کم سے کم یہی انصاری جو خالص سنّی ہیں اور مضبوطی سے مسلک اہلسنّت و جماعت پر قائم ہیں امام اہلسنّت سے متنفر ہو جائیں امام اہلسنّت سے بدظن ہو جائیں، امام اہلسنّت کے مخالف بن جائیں۔

لیکن یاد رکھوائے نادانو جیسا انصاری قوم کو تم نے سمجھا تھا اور اپنی ناقص عقلوں سے جانا تھا وہ تمہاری کج فہمی تھی حالانکہ اس کے برعکس ہوا اور کیوں نہ ہو کہ حق تو سر پر چڑھ کر بولتا ہے۔ ہم کو اپنی اس انصاری قوم پر ناز ہے اور اس قوم کا دنیائے سنّت پر بڑا احسان ہے خدا و رسول جل و علا کے فضل و کرم سے ہم اس پر جتنا فخر کریں کم ہے کہ دنیائے سنیت کے جلیل القدر عظیم المرتبت علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت اسی قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ میں پھر اصل مقصد کی طرف آتا ہوں حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ایسا کوئی فتویٰ نہیں جیسا کہ ان بدمذہبوں نے اپنی بکواس سے ظاہر کیا۔ پیارے سنّی انصار بھائیو! آپ پر ابھی حق واضح ہو جائے گا اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان بدمذہبوں کا یہ کیسا مکروہ فریب ہے۔

ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰) انعام: میں چیلنج کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے کسی فتوے یا کسی رسالے میں فقیر کو جو شخص یہ لکھا ہوا

دکھادے کہ انصاری کے پیچھے نماز نہیں ہوگی اور انصاری کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور انصاری امامت کے قابل نہیں تو فقیر حقیر محمد امانت رسول غفرلہ القدیر رضوی پیلی بھیتی ایک ہزار روپیہ اس شخص کو پیش کرے گا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا تو یہ فتویٰ ہے قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی روشنی میں اسلام میں تو کسی قوم کا امتیاز نہیں اگر امتیاز ہے تو اس کا ہے۔

اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللہِ اَتقٰکُم (پ۲۶۔ سورۃ حجرات)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

یعنی جو اس آیتِ کریمہ کے مصداق ہے اگرچہ کسی قوم کا ہو سنّی صحیح العقیدہ ہے اور تقویٰ پرہیزگاری میں زیادہ ہے تو وہی بزرگ و برتر ہے وہی افضل و اعلیٰ ہے۔ اس حکم میں کسی قوم کی تخصیص نہیں انصاری ہو قریشی ہو، منیہار ہو، حجام و پٹھان ہو یا کسی قوم کا ہو اگر متقی پرہیزگار ہے تو حکم قرآن و حدیث کے مطابق اعلیٰ حضرت نے یہ فتویٰ دیا یہ حکم صادر فرمایا کہ وہی شخص بزرگ و برتر ہے وہی شخص افضل و معزز ہے۔

جب اعلیٰ حضرت کے گوش مبارک میں یہ ناپاک بے بنیاد غلط

افواہ پہونچی تو اعلیٰ حضرت نے اس ناپاک بے بنیاد غلط پروپیگنڈہ کا ڈٹ کر رد کیا اور عمل کر کے بھی دکھادیا کہ جس قوم میں یہ وبا پھیلائی گئی اس قوم کا مقام احمد رضا کی بارگاہ میں کیا ہے۔ احمد رضا کی بارگاہ میں تو انصاری قوم کا یا اور کسی قوم کا وہی مقام ہے جو قرآن مجید وحدیث حمید کے احکام ہیں۔ ۱۳۳۱ھ ۱۸/ذالحجۃ الحرام ہے۔ اعلیٰ حضرت کے پیر و مرشد امام الاولیاء تاجدار مارہرہ حضرت علامہ الحاج الشاہ سید آل رسول صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز کے عرس کا موقع ہے کہ اعلیٰ حضرت اپنے پیر و مرشد کا عرس اپنے دولت کدہ ہی پر کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں مبلغ اسلام شیخ العلماء حضرت علامہ الحاج عبد العلیم صاحب [1] صدیقی میرٹھی (خلیفہ اعلیٰ حضرت) و شہنشاہ خطابت الحاج الشاہ محمد محدث اعظم ہند اشرفی الجیلانی کچھوچھوی (شاگرد اعلیٰ حضرت) و شیخ المشائخ حضور اشرفی میاں صاحب کے شہزادے فخر الاصفیاء حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب اشرفی کچھوچھوی (خلیفہ و شاگرد اعلیٰ حضرت) و شہزادۂ محدث

[1] آپ کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے افریقہ اور یوروپین ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا تھا۔ مبلغ اسلام کے دست مبارک پر ۴۵ ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور آپ نے مباحثہ میں مشہور فلسفی برناڈ شاہ سے کامیاب مناظرہ کیا اور فتح و نصرت کا سہرا آپ کے سر بندھا۔ تذکرۂ اکابر اہل سنت پاکستان مولفہ حضرت علامہ عبد الحکیم صاحب شرف قادری ملاحظہ فرمائیے

سورتی سلطان الواعظین حضرت مولانا شاہ عبد الاحد صاحب پیلی بھیتی (خلیفہ اعلیٰ حضرت) و نبیرۂ شاہجی میاں حضرت مولانا شاہ حکیم حبیب الرحمٰن خاں صاحب پیلی بھیتی (خلیفہ اعلیٰ حضرت) و شیخ المحدثین حضرت علامہ مولانا شاہ سید دیدار علی صاحب الوریٰ ثم لاہوری (خلیفہ اعلیٰ حضرت) و صدر الافاضل حضرت مولانا شاہ سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی (خلیفہ اعلیٰ حضرت) و ملک العلماء حضرت مولانا شاہ ظفر الدین صاحب بہاری (شاگرد و خلیفہ اعلیٰ حضرت) و شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ الحاج الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری بریلوی و شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی و برادر اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا خاں صاحب بریلوی اور بہار شریعت کے مصنف صدر الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی انصاری تشریف فرما ہیں۔ نماز کا وقت ہوتا ہے تو اعلیٰ حضرت نماز پڑھانے کے لئے مصلے پر خود تشریف نہیں لے جاتے ہیں، نہ اپنے شہزادوں کو بڑھاتے ہیں، نہ مذکورہ حضرات میں سے کسی اور کو حکم فرماتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت بہار شریعت کے مصنف حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی انصاری کو حکم فرماتے ہیں۔ مولانا امجد علی صاحب مصلے پر آیئے اور نماز پڑھایئے۔

لہذا صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب نے تعمیل حکم فرمائی اور نماز پڑھائی۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی کون ہیں؟ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو سنئے یہ مولانا امجد علی انصاری ہیں۔ انصاری قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں جن کی تفصیل میں نہیں جانا۔ صرف اسی واقعہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا تو یہ فتویٰ ہے اور یہ عمل بھی ہے۔ اکثر و بیشتر نماز پنجگانہ وعیدین کے لئے صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب انصاری کو اعلیٰ حضرت مصلے پر بڑھاتے تھے اور مولانا امجد علی صاحب انصاری کے پیچھے نماز ادا فرماتے تھے۔ پیارے سنی انصاری بھائیو! دیکھا آپ نے انصاریوں کا تو اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں یہ مقام ہے۔ کہاں ہیں وہ مکار غلط پروپگنڈے اور غلط افواہیں اڑانے والے آئیں اور دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت کا تو یہ فتویٰ ہے اور یہ عمل ہے۔ اعلیٰ حضرت کے اس کردار سے ان غلط افواہیں اڑانے والے پیارے سنی مسلمانوں میں بد مذہبی کی وباء پھیلانے والے بدمذہبوں منافقوں بد دینوں کی کیسی دھجیاں اڑ رہی ہیں؟ کیسی روشن حق کی وضاحت ہو رہی ہے اور باطل کی مذمت۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہٖ

مولیٰ تعالیٰ جل وعلا مخالفین کو ہدایت فرمائے اور صراط مستقیم پر

چلائے اور سچی توبہ کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

نسبندی حرام ہے

اعلیٰ حضرت نے کسی لیڈر کی کسی حکومت کی کسی باطل فرقہ کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ ہر حال میں اور ہر وقت اور ہر جگہ حق فرمایا اور حق پر عمل کیا۔ اعلیٰ حضرت کے جلوؤں کو جس کو نظارہ کرنا ہو وہ آج بھی کرے اور سرزمین بریلی شریف پر جا کر ان کی زیارت کرے یعنی سیدنا اعلیٰ حضرت المختار کے شہزادۂ عالی وقار جن کی ہر ہر بات اولیاء کاملین کی یادگار اہل سنت و جماعت کے تاجدار حضور مفتی اعظم ہند علامہ الحاج محمد ابو البرکات مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری ادام اللہ ظلہ النورانی تشریف فرما ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں ایمر جنسی کے موقع پر جب نسبندی کے جواز کا فتویٰ علماء دیو بند دے چکے اور عموماً علماء ہند خاموش ہو گئے، عجیب حال تھا، عجیب کشمکش تھی۔ حکومت کی جانب سے بڑے سخت احکام نافذ ہوئے تھے۔ ملک بھر میں ایمر جنسی نافذ تھی ہنگامی حالات تھے یہ نہیں معلوم تھا کہ صبح کیا ہو گا شام میں کیا ہو گا آج کیا ہو گا کل کیا ہو گا۔ لیکن بغیر کسی خوف وخطر کے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون کے مصداق اللہ

کے زندہ ولی، ولی ابن ولی، مرشد برحق، حضور مفتیٔ اعظم ہند اسی چودھویں صدی کے مجدد کے شہزادۂ عالی مرتبت، پندرہویں صدی کے مجدد تاجدار اہل سنت ولایت کے آفتاب شریعت وطریقت کے ماہتاب قطب زمانہ فرد یگانہ پیر روشن ضمیر علامہ الحاج مولانا الشیخ مصطفٰے رضا خاں صاحب قبلہ نوری دام ظلہ النورانی نے محلّہ سوداگران بریلی شریف سے قرآن مجید و حدیث حمید سے ثابت کرتے ہوئے حکم صادر فرمایا نسبندی حرام، حرام، حرام ہے بدکام بدانجام ہے جبکہ علماء دیوبندی مولوی نسبندی جائز ہونے کا فتویٰ دے چکے تھے اور عموماً علمائے ہند خاموش ہو چکے تھے ایسے ماحول میں ایسے نازک وقت میں اعلیٰ حضرت ثانی مجاہد الف ثانی حضور مفتیٔ اعظم ہند نوری نے نسبندی کو حرام فرمایا اور بستر علالت پر جلوہ فرما ہوتے ہوئے اس ولی ابن ولی نے اسی پر ایک فتویٰ تحریر فرمایا اور اسی فتوے کو چھپوا کر اس ایمرجنسی کے وقت میں مسلمانوں میں تقسیم کرایا۔ یہ ہے مفتیٔ اعظم ہند کی شان مجددیت یہ ہیں اللہ والے کیسے ہی احکام نافذ ہوں کسی کی مخالفت ہو ان کو تو حق فرمانا ہے۔ حق بتانا ہے، حق پر عمل کرانا ہے، مولا تبارک وتعالیٰ جل وعلیٰ حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کو عمر طویل عطا فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے اہل اسلام کو مستفیض فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلیٰ حضرت کی نماز:

پیارے سنی انصاری بھائیو! آؤ میں پھر آپ کو اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں لے چلتا ہوں۔ یہ تو تھی نماز پنجگانہ و جمعہ وعیدین۔ اب اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اعلیٰ حضرت سے یہ دریافت کرنا ہے کہ حضور یہ تو فرمایئے کہ آپ نے اپنی نماز جنازہ کے بارے میں کیا فرمایا ہے تو اعلیٰ حضرت کے وصیت نامہ سے یہ جواب عنایت ہوگا کہ چودھویں صدی کے مجدد حدود اسلامیہ کے محافظ ومشید شریعت مطہرہ کے ناصر وموید امام اہل سنن فخر زمین وزمن تاجدار علم وفن شیخ طریقت اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مولوی حافظ قاری حاجی مفتی الشاہ عبدالمصطفٰے محمد احمد رضا خاں علیہ رضوان الرحمٰن نے اپنے وصال شریف سے دو گھنٹہ قبل جو وصیتیں فرمائی وہ چھپی ہوئی نہیں ہیں بلکہ چھپ چکی ہیں۔ اس رسالہ کا نام ہی وصایا شریف ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اپنی نماز جنازہ کے لئے یعنی آخری نماز کے لئے اعلیٰ حضرت کیا فرماتے ہیں۔ اب نماز فجر وظہر وعصر کا معاملہ نہیں ہے اب نماز مغرب وعشاء و جمعہ وعیدین کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اب اس نماز کا معاملہ ہے جو آخری نماز ہے اور اپنے جنازہ کی نماز ہے۔

اٹھا کر دیکھو وصایا شریف صفحہ ۷ سطر ۷ پر اعلیٰ حضرت فرماتے

ہیں غسل وغیرہ مطابق سنت ہو، حامد رضا وہ دعائیں جو فتاویٰ میں لکھی ہیں خوب ازبر کرلیں تو وہ نماز پڑھائیں ورنہ مولوی امجد علی الخ .... سبحان اللہ یہ وہی حضرت صدر الشریعہ مولانا شاہ امجد علی صاحب انصاری ہیں جو محبوب شاگرد ہیں اعلیٰ حضرت کے ارشد خلیفہ وماذون ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے یہ وہی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب انصاری ہیں جو فقیہہ اعظم ہیں اہل سنت وجماعت کے یہ وہی مولانا شاہ امجد علی صاحب ہیں جو مصنف ہیں بہار شریعت کے یہ وہی مولانا امجد علی صاحب ہیں جو انصاری قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ پیارے سنی انصاری بھائیو! دیکھا آپ نے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں تو انصاریوں کا یہ مقام ہے۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت کا عمل:

یہ واقعات جو آپ کے سامنے پیش کیے گئے یہ تو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کے وقت کے اور ان کے زمانے کے ہیں اگر دورِ حاضر میں بھی ان واقعات کا مشاہدہ کرنا ہے تو آیئے اسی امام اہلسنت المختار کے شہزادۂ عالی وقار اہلسنت وجماعت کے تاجدار جن کی ہر ہر ادا اولیاء کاملین کی یادگار قطب عصر شیخ وقت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد ابوالبرکات مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری ادام اللہ ظلہ النورانی کی بارگاہ میں حاضری دیجئے

اور مشاہدہ کیجئے۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند نے سنی عربی یونیورسٹی کے بانی الجامعۃ الاشرفیہ کے شیخ الحدیث، استاذ العلماء، حافظ ملّت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی الحاج الشاہ عبدالعزیز صاحب انصاری محدث مرادآبادی کو کئی مرتبہ مصلّے پر بڑھایا۔ ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی یہ حافظ ملّت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کون ہیں، کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں تو سنئے یہ حافظ ملّت بھی انصاری ہیں اور انصاری قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابھی چند سال کی بات ہے کہ مناظر اہلسنت حضرت مولانا مولوی مفتی شریف الحق صاحب انصاری اعظمی محلّہ سوداگران بریلی شریف میں مسند افتاء پر جلوہ افروز تھے اور رضا مسجد کے امام تھے۔ حضور مفتی اعظم ہندو خاندان اعلیٰ حضرت ان کے پیچھے نماز ادا فرماتے تھے جس کو شک اور شبہ ہو وہ جیتی جاگتی دنیا میں سنی عربی یونیورسٹی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور جاکر اس واقعہ کی مفتی شریف الحق صاحب سے تصدیق کرلے وہ سنی عربی یونیورسٹی میں آج بھی صدر مفتی کے منصب پر فائز ہیں۔ مفتی صاحب کون ہیں، کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں تو سنئے مفتی صاحب بھی انصاری ہیں اور انصاری قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔

اور آج بھی بریلی شریف میں الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم مظہر الاسلام کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ محمد اعظم

صاحب انصاری ٹانڈوی خطیب وامام نوری مسجد جنکشن بریلی شریف میں جلوہ افروز ہیں۔ الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم مظہر اسلام میں تدریس وافتاء کا کام انجام دیتے ہیں نوری مسجد جنکشن میں حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دام ظلہ النورانی کی اجازت سے خطابت امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ یہ نوری مسجد اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا محمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کی بنوائی ہوئی ہے جو حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کے چچا و خسر ہیں مفتی محمد اعظم صاحب جب آستانہ عالیہ رضویہ محلّہ سوداگران میں مقیم تھے تو رضا مسجد میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت وخاندان اعلیٰ حضرت ان کے پیچھے نماز ادا فرماتے تھے یہ مفتی اعظم صاحب کون ہیں، کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں تو سنئے یہ بھی انصاری قوم سے تعلق رکھتے ہیں

مفتی پیلی بھیت استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی وجیہ الدین صاحب امانی غازی پوری سجادہ نشین آستانہ ضیائیہ کو بہت مرتبہ حضور مفتی اعظم ہند نے امام بنایا اور ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی یہ مفتی وجیہ الدین صاحب کون ہیں؟ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں؟ تو سنئے یہ بھی انصاری ہیں۔ انصاری قوم سے تعلق رکھتے ہیں، اسی قسم کے بہت سے واقعات نظر میں ہیں۔ پیش کرتا لیکن مضمون طویل ہو جانے کی وجہ سے صرف اپنی بات اور عرض کرتا ہوں۔ جب پیلی بھیت حضور مفتی اعظم ہند تشریف لاتے

اکثر راقم الحروف محمد امانت رسول کو امام بناتے اور نماز ادا کرتے۔ جب راقم الحروف بریلی شریف حاضر ہوتا تو علماء کرام وخاندان اعلیٰ حضرت کی موجودگی میں حضور مفتی اعظم ہند فرماتے قاری صاحب نماز پڑھایئے کئی بار جمعہ کی نماز بھی رضا مسجد محلّہ سوداگران بریلی شریف میں حضور مفتیٔ اعظم ہند نے خادم سے نماز پڑھوائی اور فرمایا قاری صاحب نماز جمعہ پڑھایئے جبکہ رضا مسجد کے مستقل امام بھی موجود تھے حضرت کے حکم پر غلام رضوی نے خطبہ پڑھا اور نماز پڑھائی حضرت نے ادا فرمائی بلکہ ایک مرتبہ تو رضا مسجد میں رمضان شریف میں جناب اچھے بھائی محترم پیلی بھیتی ساتھ تھے حاضر ہوا تو جماعت قائم ہو چکی تھی۔ مولوی صوفی محمد سفیان خاں صاحب عشاء کی نماز فرض پڑھا رہے تھے حضور مفتی اعظم ہند نیز حضرت بابرکت مولانا الحاج الشاہ ساجد علی خاں مہتمم منظر اسلام و نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ الحاج الشاہ ریحان رضا خاں صاحب مہتمم منظر اسلام و نبیرۂ امام اہل سنت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری بھی موجود تھے ۔راقم الحروف کو فرض کی اخیر رکعت ملی سنتوں سے نوافل سے فارغ ہوئے تو حضور مفتی اعظم ہند نے مولوی محمد سفیان خاں صاحب سے ارشاد فرمایا مصلے سے ادھر آجایئے وہ پہلی صف میں آگئے اور راقم الحروف محمد امانت رسول دوسری صف میں تھا۔ حضور مفتی اعظم ہند نے وہیں سے ارشاد

فرمایا قاری صاحب مصلے پر آیئے۔ تراویح پڑھایئے ناچیز نے جب تراویح پڑھائیں حضور مفتی اعظم ہند مذکورہ حضرات خاندان اعلیٰ حضرت نے اپنے رضوی غلام کے پیچھے نماز ادا فرمائی بعد تراویح ناچیز مصلے سے ہٹنا چاہتا تھا کہ حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں وتر بھی آپ ہی پڑھایئے لہذا وتر بھی ناچیز ہی نے پڑھائے۔ راقم الحروف کون ہے، کس سے تعلق رکھتا ہے تو سنئے یہ بھی انصاری قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مولانا قاری غلام محی الدین خاں صاحب وغیرہ نے یہ پرگرام بنایا کہ حضور مفتی اعظم ہند کا کچھ وقت بھوالی میں گزر جائے تا کہ ان خطوں میں اشاعت دین ہو سکے۔ لہذا ۱۳۹۸ھ رجب میں مفتی اعظم ہند نے بھوالی جانا منظور فرمایا اور ارشاد فرمایا قاری محمد امانت رسول کو بلایا جائے۔ قاری صاحب کو اپنے ساتھ بھوالی لے جاؤں گا۔ میں ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ لہذا نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ ریحان رضا خاں صاحب نے حضور مفتی اعظم ہند کا پیغام لیکر محترم بابو بھائی خادم کو راقم الحروف کے پاس بھیجا۔ مرشد برحق کے حکم کو پا کر خادم اپنے بڑے بھائی حافظ حاجی عنایت رسول صاحب رضوی کو ساتھ لے کر بریلی شریف حاضر ہوا۔ سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ نے فرمایا قاری صاحب میں نے آپ کو یوں بلایا ہے کہ کل صبح فقیر کے ساتھ آپ کو بھی بھوالی چلنا ہے اور جب تک وہاں قیام رہے فقیر کے ساتھ رہنا

ہے۔ دوسرے دن صبح دو کاریں آئیں ایک میں امّ اہل سنت پیرانی جی صاحبہ اور حضرت رحمانی میاں صاحب اور حضرت سبحانی میاں صاحب کی والدہ ماجدہ اور ایک میں مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ راقم الحروف محمد امانت رسول اور بھائی حافظ عنایت رسول صاحب اور حاجی علی حسین صاحب۔ اوائل رجب میں بریلی سے چلے اور بھوالی میں جناب مستان صاحب کی کوٹھی میں حضرت کا قیام ہوا۔ تقریباً بیس روز قیام رہا روزانہ ہی بندگان خدا کا ایک میلا حضرت کی وجہ سے لگا رہتا تھا ایسے ایسے عجیب و غریب واقعات و مشاہدات سامنے آئے کہ جن کو سن کر ایمان تازہ ہو جائے۔ وہ واقعات و کرامات ہماری تصنیف "تجلیات شیخ مصطفے رضا" مفتی اعظم ہند میں ملاحظہ فرمایئے گا۔ دوران قیام بھوالی راقم الحروف نوری رضوی انصاری غلام پر جو خصوصی الطاف و اکرام حضور مفتی اعظم ہند نے فرمائے اس میں سے یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ کثیر تعداد میں روزانہ ہی حضور مفتی اعظم ہند کے دست مبارک پر لوگ بیعت ہونے آتے حضور مفتی اعظم ہند ارشاد فرماتے قاری صاحب ان لوگوں کو شجرے دے دیجئے اور شجروں میں میرے دستخط بھی آپ ہی کر دیجئے دستخط کی جگہ فقیر مصطفے رضا قادری غفرلہ بقلم امانت رسول دستخط کر دیجئے۔ میں اس پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے کہ یہ شرف شاید کسی اور کو نہ ملا ہو۔ پیارے انصاری

بھائیو ملاحظہ فرمائیے کہ بارگاہ اعلیٰ حضرت میں انصاریوں کا یہ مقام ہے کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت اپنے دستخط تک انصاری ہی سے کرواتے رہے بلکہ اور سنئے

جب ۱۳۹۶ھ میں پہلی مرتبہ والدین ماجدین کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوا تو قطب وقت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی مدظلہ کی خدمت میں حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ نے خادم کے متعلق گرامی نامہ تحریر فرمایا اس میں تحریر فرماتے ہیں یہ رضوی ہیں میرے محبّ ہیں مخلص مرید ہیں ان پر نظر کرم فرمائیں ان پر مہربانی کو مجھ پر مہربانی سمجھیں۔ فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ۔ بہت سے مفتیان عظام حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کی زیارت کرنے بھوالی حاضر ہوتے جب نماز کا وقت ہوتا تو مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند اپنے اس غلام خاص کو ہی مصلے پر بڑھاتے اور نماز ادا فرماتے خادم کون ہے کس قوم سے تعلق رکھتا ہے تو سنئے خادم انصاری ہے انصاری قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ ہی کی برادری کا ایک فرد ہے۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت کا مصدقہ فتویٰ:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے شہزادۂ عالی مرتبت حضور مفتی اعظم ہند ادام اللہ ظلہٗ النورانی کا مصدقہ اسی کے متعلق ایک فتویٰ نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے:

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:

سوال نمبر ۱: نائی یا انصاری یا ماہی گیر یا منیہاران چاروں قوموں میں سے کوئی شخص جس کی داڑھی حد شرع میں ہو اور وہ قرآن مجید پڑھتا ہو اور اس کی بیوی پردے میں بھی رہتی ہو اور مسائل نماز سے بھی واقف ہو کیا ایسے شخص کو امام بنایا جا سکتا ہے؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں تو کوئی کراہت نہیں اس کی اقتدا میں نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

سوال نمبر ۲: سید یا پٹھان ان دونوں قوموں میں سے کوئی شخص جس کی بیوی پردے میں نہ رہتی ہو باہر گھومتی ہو اور وہ مسائل نماز سے بھی واقف نہ ہو اور وہ قرآن بھی صحیح نہ پڑھتا ہو اس سید یا پٹھان کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی (قاری) محمد امانت رسول رضوی
(خلیفہ مفتی اعظم ہند) محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت

الجواب:

۷۸۶

نمبر ۱، ۲:

فی الواقع جبکہ وہ لوگ جامع شرائط امامت ہیں تو ان کے پیچھے نماز

بلاشبہ بے کراہت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

انصاری وغیرہ ہونا مانع اقتدا نہیں بلکہ اگر دوسرا سید یا پٹھان ہو اور امامت کے لائق نہ ہو اور انصاری وغیرہ اہل امامت ہو تو اسی کو مقدم کرنا لازم اور اس سید یا پٹھان کی امامت کے لئے تقدیم حرام۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہٗ۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر مصطفٰے رضا قادری غفرلہٗ ۱۸ جمادی الاول ۹۹ھ

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم کے جلوے اگر دیکھنا ہیں تو آیئے اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضری دیجئے اور اس کے جلوؤں سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے جب اعلیٰ حضرت کی حیات طیبہ کو ملاحظہ کیا تو نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں تو انصاریوں کا بہت بڑا مقام ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جل وعلا اعلیٰ حضرت کے منصب کو اعلیٰ حضرت کے مقام کو جاننے اور پہچاننے کی توفیق عنایت فرمائے اور ان کے مراتب کو بلند فرمائے ان کے فیوض وبرکات سے اسلام کو مستفیض فرمائے۔ آمین

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ القوی کے مقام کو اگر دیکھنا ہے

تو رسالہ مبارکہ ”الاجازت المتینہ لعلماء بکتہ والمدینۃ“ جو مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور سے شائع ہوا ہے اس کا مطالعہ کیجئے کہ جس میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے علماء ومشائخ کرام نے آپ سے سند حدیث وسند خلافت حاصل فرمائیں۔ فقیر نے الاجازات المتینہ کے مطالعہ سے متاثر ہو کر بارگاہ اعلیٰ حضرت میں عرض کیا ہے:

حرمین شریفین کو جب گئے اعلیٰ حضرت مجدد پکارے گئے
عرب وہند میں خوب دھومیں مچیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
مفتیان حرم سندیں تجھ سے لیں تیری تعظیم اہل عرب بھی کریں
شاہ بطحا کا تجھ کو کہیں جانشیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

اللہ تعالیٰ جل وعلا اپنے حبیب ومحبوب مطلع علی الغیوب حضور پرنور شافع یوم النشور نبی کریم رؤف ورحیم رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وشرف وکرم کے صدقے میں اور حضور کے مظہر اتم سیدنا غوث اعظم شہنشاہ جیلانی قدس سرہٗ الربانی کے طفیل میں اور مرشدان اعلیٰ حضرت واولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے وسیلے سے اس رسالے کو شرف قبولیت بخشے اور آخر میں یہی دعا ہے کہ خدایا ہر مسلمان کو حق کہنے، حق بولنے، حق سمجھنے، حق سمجھانے، حق پر عمل کرنے، حق پر عمل کرانے، حق کو جاننے، حق کو پہچاننے، حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایمان پر

خاتمہ بالخیر اور اہل سنت وجماعت کے ساتھ حشر نشر فرمائے۔

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولا
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولا
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حضور
ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولیٰ

(از اعلیٰ حضرت)

آمین آمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و اہل بیتہٖ و اولیاء امتہٖ و شہداء محبۃ و علماء ملتہٖ اجمعین و بارک وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین

حرر خادم اسلام و سنیت غلام رضائے آل رسول فقیر محمد امانت رسول انصاری قاری برکاتی رضوی مجددی مصطفوی محلہ بھوریخاں پیلی بھیت شریف یو پی، انڈیا۔

۲۵ / جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ دو شنبہ مبارکہ
مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء

پیارے سنی انصاری بھائیو!

اب میں آپ کے سامنے دیوبندیوں کے پیشوا مقتدا ان کے حکیم

الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابوں سے چند عبارتیں پیش کر رہا ہوں جس کو پڑھ کر آپ حضرات خود فیصلہ کریں کہ ان بدمذہبوں سے اس انصاری برادری کے بارے میں کیا کیا کہا۔ کیسی کیسی گالیاں دیں، کتنی کتنی سخت مذمتیں کی، کیسی توہین وتذلیل وتنقیص کی۔

ملاحظہ فرمایئے، دیوبندیوں وہابیوں کی کتابوں سے چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں اور دیوبندیوں وہابیوں کے اس افترا و بہتان کا پردہ چاک کیا جاتا ہے جو شخص کسی حوالہ کو غلط ثابت کردے پانچ سو روپیہ انعام پائے۔

انصاری برادری وہابیوں دیوبندیوں کی نظر میں:

نہایات الارب فی غایات النسب مولفہ مولوی محمد شفیع مفتی مدرسہ دیوبند اور اس کے ساتھ اس کا ضمیمہ وصل السبب فی فصل النسب مصنفہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مقتدان کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ برقی پریس دہلی صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں:

"جب قیامت کا دن ہوگا تو آواز دینے والا آواز دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے خیانت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس پہ گھوڑے وغیرہ بیچنے والے اور صراف اور جولاہوں کو لایا جائے گا۔"

پھر اسی صفحہ ۳۸ پر مولوی اشرف علی تھانوی مزید لکھتے ہیں:

”جولاہوں سے مشورہ نہ لو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عقلیں سلب کر لی ہیں اور ان کی کمائی سے برکت دور کر دی ہے اس لئے کہ حضرت مریم علیہا السلام جولاہوں کی ایک جماعت کے پاس سے گذریں تو ان سے راستہ پوچھا انہوں نے غلط راستہ بتایا تو مریم نے بددعا کی کہ خدا تعالیٰ تمہاری کمائی سے برکت سلب کر لے“

پیارے سنی انصاری مسلمان بھائیو:

دیکھو مولوی اشرف علی تھانوی نے ان دو عبارتوں میں اتنی بڑی اور ایسی دیندار انصاری برادری کو کیا کیا کہا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خائن ہیں، بے عقل ہیں، بے وقوف ہیں، پاگل ہیں، ان کی کمائی میں برکت نہیں، خدا نے ان کی کمائی سے برکت دور کر دی، وہ جھوٹے ہیں، گمراہ گر ہیں، بہکانے والے ہیں، مشورے کے لائق نہیں ہیں اور صرافوں کی تعریف یوں کی ہے کہ صراف اللہ کے خائن ہیں اور گھوڑوں کے تاجر بھی اللہ کی خیانت کرنے والے ہیں۔

اللہ اکبر جس برادری کے روپے اور جس کے بڑے بڑے چندوں پر

سارے کے سارے دیوبندی پل رہے ہیں اور دیوبندی ادارے چل رہے ہیں انہیں کو ان القاب واوصاف سے تھانوی جی نواز رہے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ دیوبندیو وہابیو تم سے بڑھ کر کوئی احسان فراموش و نمک کوش بھی ہے، تمہاری تو یہ مثل ہے کہ جس میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔

استغفر اللہ پیارے سنی انصاری بھائیو! اور دیکھو رسالہ ”التبلیغ“ مولوی اشرف علی تھانوی کا چودہواں وعظ مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں:

"الحائك اذ اصلى يومين انتظر الوحى

یہ تو عربی ہے، تھانوی جی کی زبان سے اس کا ترجمہ سنئے اور کان کھول کر سنئے۔ مولوی اشرف علی تھانوی کہتے ہیں:

”جولاہا دو دن نماز پڑھ کر تیسرے دن وحی کا منتظر ہو جاتا ہے“

دیوبندیو! وہابیو! صاف صاف انصاف سے کہو جو شخص وحی کا منتظر ہو کہ مجھ پر وحی نازل ہوگی وہ مسلمان ہے یا کافر مرتد سچ بتاؤ کہ تقریباً کروڑوں افراد کی انصاری برادری کو اس ایک جملہ میں مولوی اشرف علی تھانوی نے کافر مرتد بنا دیا یا نہیں، دیوبندیو وہابیو انصاری قوم پر کفر و شرک کے فتوے تم لگواؤ انوکھے القاب سے تم نوازو نرالے خطاب تم ان کو دو اور

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت مولانا الحاج الشاہ محمد احمد رضا خاں علیہ رضوان الرحمٰن فاضل بریلوی پر افترا گڑھو بہتان باندھو شرم، شرم، شرم، کہو یہ کون سا ہے دھرم۔

ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم و بالله التوفيق وهو يهدى من يشاء الىٰ صراط مستقيم والصلاة والسلام علىٰ حبيبه الكريم وعلىٰ آله و اصحابه و اهل بيته التسليم

۷۸۶/۹۲

پیارے سنی انصاری بھائیو!

گذشتہ سال سرزمین پیلی بھیت میں وہابیوں نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے فتاویٰ رضویہ پر زبان درازی کی اور مسائل کفو پر نکتہ چینی کی تھی۔ ۲۸ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت کے سالانہ جشن دستار فضیلت میں بیسیوں علماء مفتیان کرام خصوصاً تاجدار اہل سنت مارہرہ حضرت سیدی شاہ مولانا ڈاکٹر محمد امین میاں صاحب برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف نے اسی مسئلہ پر مدلل تقریریں فرمائیں اور مخالفین کا دلائل کے ساتھ رد فرمایا تھا۔

کفو کے چند مسائل:

حضور پرنور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ”اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو، نماز میں جب اس کا وقت آجائے، جنازہ میں جب تیار ہوجائے، بے شوہر والی کے نکاح میں جب اس کا کفو مل جائے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مذہب اسلام نے کفو کا اعتبار فرمایا ہے۔ اب چند مسائل ملاحظہ فرمائیں:

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے سب سے بڑے خلیفہ اپنے دور میں ہندوستان کے سب سے بڑے فقیہہ صدر الشریعہ بدالطریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب اعظمی انصاری علیہ رحمۃ الباری اپنی تصنیف بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ ۴۴ پر فرماتے ہیں:

پہلا مسئلہ: کفو کے یہ معنیٰ ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس مرد سے نکاح کرنا عورت کے سرپرستوں کے لئے باعث شرمندگی وبے عزتی ہو۔

دوسرا مسئلہ: جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہوں، وہ اچھے پیشے والوں کے کفو نہیں مثلاً جوتا بنانے والے (یعنی موچی) چمڑا پکانے والے یا سائس چرواہے یہ لوگ ان کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے ہیں یا عطر فروشی کرتے ہیں۔ بہار شریعت ہفتم صفحہ ۴۶

تیسرا مسئلہ: کفو ہونے کا مدار عرف دنیوی پر ہے صفحہ ۴۶

برادر طریقت حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب بہرایچی اپنے ایک فتوے میں اس کے بعد یوں فرماتے ہیں کہ مذہب اسلام سراپا عزت ہے اس لئے مذہب اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ اگر تمہیں پسند نہ ہو تو تم اپنی بہو یا بیٹی کی شادی اس خاندان میں نہ کرو جہاں تمہیں بے عزتی و شرمندگی کا احساس ہو۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی اختیار دیتا ہے کہ اگر چاہو تو کر سکتے ہو۔ مذہب اسلام کی طرف سے منع بھی نہیں ہے تو مذہب اسلام نے کفو کا قانون وضع کر کے تمہاری حق تلفی نہیں کی ہے بلکہ تمہاری عزت و ناموس کی حفاظت کی ہے۔

راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول انصاری رضوی غفرلہ کچھوچھہ مقدسہ کے ایک عظیم بزرگ حضرت علامہ سید مدنی میاں صاحب کے والد ماجد حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ العزیز ا کا ایک مضمون نقل کرتا ہے جو ۱۳۴۷ھ میں حضرت نے تحریر فرمایا تھا۔ مومن نمبر یادگار رضا میں جس کی اشاعت ہوئی تھی۔

تحفظ انساب اور کفائت

از قلم حق رقم گل گلزار اشرفیت عالی درجت حضور محدث اعظم ہند علامہ سید شاہ محمد اشرفی صاحب محدث کچھوچھوی قدس سرہ

باوجودیکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت و جماعت صاحب حجت قاہرہ مجدد مأۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو میں اپنے زمانے کا امام جانتا ہوں اور علمائے زمانہ کو ان کے حضور باادب پاتا ہوں ان کے تبحر و کمالات کی اس زمانے میں مثال نہیں پاتا ہوں، جب کبھی ان سے ملا تو نہایت ادب سے ملا اور جو ان کا احترام کیا وہ کسی عالم کا نہ کیا لیکن باوجود اس کے اگر وہ چاہتے کہ میرے گھرانے سے کوئی قرابت ازدواج کرتے تو میں یقیناً اس سے انکار کر دیتا کیوں کہ میں سید ہوں آل رسول ہوں، ابن شیر خدا ہوں، فرزند حسن مجتبیٰ ہوں اور اولاد غوث پاک ہوں اور تیرہ سو برس سے برابر اس کا التزام رہا کہ میرا نسب و حسب اختلاط سے پاک رہا تو کیا اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ معاذ اللہ مجھ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شرافت یا عظمت سے انکار ہے؟ یہ نہ کہے گا مگر وہ جس کو عقل و فہم سے سروکار نہیں۔

اور سنو انصار اور ہاں ہاں انصار جن کی فضیلت کا خطبہ قرآن کریم پڑھتا ہے جن کی عظمت کی شرح احادیث نبویہ میں موجود ہے۔ جن کی تعظیم ومحبت ہمارے ایمانیات کا جز ولاینفک ہے۔ ان کا تدبر ان کی سیادت ان کے مجاہدات راز نہیں ہیں جن کو کوئی نہ جانتا ہو، لیکن وہی اسلام جس نے انصار کی محبت کو باب عقائد میں داخل کر دیا ہے۔ اس نے سیادت خلافت کو قریش کے لئے خاص فرما دیا ہے کہ خلیفہ برحق ہمیشہ قریشی ہوگا اور انصاری کو خلیفہ نہ بنایا جائے گا۔ تو کیا اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ معاذ اللہ اسلام کو انصار کی سیادت وعظمت سے انکار ہے؟ یہ نہ کہے گا کہ مگر وہ جس کو عقل وفہم سے سروکار نہیں۔

مان لو کہ امام اعظم ہمام افخم سراج الامۃ امام الائمۃ سیدنا ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنی آج دنیا میں موجود ہیں میں ان کا مقلد ہوں ان کی تقلید کو واحد وسیلہ نجات جانتا ہوں لیکن مجھے اس کے کہنے میں کوئی تکلف نہیں کہ ان کی قرابت ازدواج کا مجھے خیال بھی نہ ہوتا تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ معاذ اللہ مجھ کو امام اعظم کی شرافت وعظمت سے انکار ہے؟ یہ نہ کہے گا مگر وہ جس کو عقل وفہم سے سروکار نہیں۔

زید ہمارا مومن بھائی ہے، نور باف برادر ہے بکر ایک ندّاف ہے مگر تمام اسلامی خوبیوں بیشمار شرافتوں سے آراستہ وپیراستہ ہے۔ زید

اس بکر کا شاگرد ہے بکر کی غلامی پر زید کو ناز ہے لیکن کیا سعادت مند زید مومن برادری کا ہو کر اپنے استاد نداف سے اپنی بیٹی بیاہ دیگا۔ ہرگز نہیں، تو کیا اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ معاذ اللہ زید کو اپنے استاد کی عظمت انکار ہے؟ یہ نہ کہے گا مگر وہ جس کو عقل وفہم سے سروکار نہیں۔

میں سید ہوں، میرے بہت سے دینی بھائی ہیں جن کو شیخ کہا جاتا ہے اور بہت سے ایمانی بھائی ہیں جن کو پٹھان کہا جاتا ہے اور بہت سے مغل کہلاتے ہیں اور بہت سے اسلامی بھائی مومن یا مومن انصار کہلاتے ہیں۔ میں ان سب کو اپنے سے بہتر اپنے سے اعلیٰ اپنے سے برتر سمجھتا ہوں لیکن باوجود اس کے کسی سے بھی قرابت ازدواج نہیں چاہتا ہوں۔ تو کیا میں سب کو معاذ اللہ رذیل سمجھتا ہوں؟ یہ نہ کہے گا مگر وہ جس کو عقل وفہم سے سروکار نہیں۔

یہ تو بڑی موٹی بات ہے کہ ہر شخص کا ایک خاندان ایک برادری ایک ٹاٹ علیحدہ ہوتا ہے۔ اور ہر باوضع شخص اپنے خاندان ہی میں نکاح شادی کرنا چاہتا ہے یہ خواہش چونکہ فطری ہے لہذا دین فطرت نے اس خواہش کی تائید فرمائی اور قبائل کی حد بندی کر کے کفو کا مسئلہ مسلمانوں کو سکھا دیا ہماری خواہش میں جتنا حصہ افراط وتفریط کا تھا اس کو اعتدال پر قائم فرما دیا تا کہ اقوام کے آبائی خون کا تحفظ ہوتا رہے نہ کوئی اونچا تا کے یا

نجا دیکھے ہر ایک اپنے قطرۂ خون کو با محل رکھے اور کسب کہالی کے ذریعہ سے جو چاہے اعلیٰ شرافت کا مالک ہو جائے جس میں نہ سید کی خصوصیت ہے نہ غیر سید کی۔ غرض دو باتیں ہیں ایک تحفظ خون آبائی۔ دوم شرافت اس دوسرے کا حقدار ہر مسلمان ہے جو جتنا حاصل کرے پہلے امر کا تعلق اسلامی تحقیق میں یہ تاریخی واقعہ ہے کہ قوم نور باف کے اصل خون کا تحفظ اسی میں ہے کہ وہ اختلاط غیر سے جبکہ وہ غیر عرف میں اونچا سمجھا جاتا ہے بالکل پاک رہ کر اپنی نسل کو محفوظ رکھے یہ ایک نیک مبارک اور فطری مشورہ ہے جس کو اسلام نے کفو کی صورت میں بیان فرمایا ہے اور دنیا بھر کا اسی پر عمل ہے اور تمام فقہاء نے جو کچھ لکھا ہے اس کا یہی مطلب ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتوے میں بھی اسی قدر مضمون ہے اور ہر برادری کے لوگ اسی پر برابر کاربند ہیں نہ اس کو کسی کی شرافت سے مطلب ہے نہ رزالت سے بلکہ قومی خون کی حفاظت سے ہے نہ صرف برادرانِ مومن بلکہ ہر قوم کو اپنے کفو میں نکاح کرنا چاہیئے اور کس کا کون کفو ہے اسلام نے بیان فرما دیا ہے ائمۂ عظام و فقہاء کرام نے جہاں یہ فرمایا کہ فلاں فلاں کا کفو نہیں وہاں اس سے مقصود یہ نہیں کہ ان میں تفاضل نسب نہیں؟ یہ نہ کہیگا مگر وہ جسے عقل و فہم سے سروکار نہیں۔

دیکھو سیدوں کا کفو شیخ و فاروقی وغیرہ کو فرماتے ہیں باوجودیکہ

نسب مساوات و برابر اجماعاً کوئی دوسرا نسب نہیں یوں ہی جہاں وہ یہ فرماتے ہیں فلاں فلاں کا کفو نہیں۔ خود ان کا مقصود تقسیم شرافت و رزالت نہیں ہوتا ایسا نہ کہے گا مگر وہ جسے عقل و فہم سے سروکار نہیں۔ دیکھو باوجودیکہ افغان و مغل لا اقل باجماع مسلمین ہند شریف ہیں مگر فقہاء انہیں حضرات سادات کرام کا کفو نہیں ٹھہراتے تو کیا فقہائے کرام اجماع مسلمین انھیں ذلیل و رذیل فرماتے ہیں ایسا نہ کہیگا مگر وہ جسے عقل و فہم سے سروکار نہیں

عرف جسے شریف کہتا ہے اور جسے رذیل ٹھہراتا ہے فقہاء ہمارے اس عرف کا اعتبار فرماتے ہیں آج جس عرف کے اعتبار کی بنا پر وہ ایک حکم دیتے ہیں اگر کل وہ عرف بدل جائے ان کا وہ حکم بھی بدل جائے گا اور اس عرف کے لحاظ سے حکم ہوگا جو کل مسلمانوں میں جاری ہو۔ اس اعتبار کفائت میں سوا ایک شریفانہ مشورہ کے اور کون سی ایسی بات ہے جس سے ہمارے مومن بھائیوں کو کوئی صدمہ پہنچے اس سے برا اثر نہ لے گا مگر وہ جس کو عقل و فہم سے سروکار نہیں۔

فقط

سید محمد غفرلہٗ کچھ چھ مقدسہ ضلع فیض آباد

(از مومن نمبر یادگار رضا صفحہ ۴۵ تا ۴۷ بابت ماہ رجب ۱۳۴۷ھ)

رسالہ ہٰذا بنام ''اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام'' پہلی بار

حضور مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت کی حیات ظاہری میں ۱۳۹۹ھ میں شائع ہوا۔ دوسری بار ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوا۔ تیسری بار مکتبہ الہدایت کی جانب سے حضور صدر الشریعہ اور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ کی مبارک تحریرات کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ مولا تبارک وتعالیٰ لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے اور قبول حق کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر محمد امانت رسول رضوی برکاتی غفرلہٗ

یکم رجب مرجب ۱۴۲۲ھ

خلیفہ مفتی اعظم ہند و سربراہ اعلیٰ سرچشمۂ ہدایت

الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام

ہدایت نگر کچہری روڈ محلّہ بھورے خاں

پیلی بھیت شریف

یوپی، انڈیا

Composed& Designed by :
Noori Computers, Sailani Road, Bareilly Ph. 458279